

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۶ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ملے

نمبر ۶ - جلد ۹ | لودیانہ ۱۰ فروری ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوبخان نے اپنا ایک قاصد قندھار میں بھیجا ہے = انگریزی فوجیں عنقریب خیبر کو بھی خالی کیا چاہتی ہیں = خیبر کے سرداروں نے انگریزوں سے وعدہ کر لیا ہے کہ خیبر کا انتظام ہم خود کرا کرینگے = علی مسجد کے قلعہ میں افغانی لوگ رہا کرینگے = نوّے ہزار روپیہ سرکار انگریزی سالانہ خیبریوں کو دیا کریگی = ہرات سے خبر آئی ہے کہ ایوبخان اپنے دشمنوں پر بہت سختی کر رہا ہے = امیر عبدالرحمان خان ترکی علزئیوں کی سرکوبی کیواسطے چار پلٹنیں روانہ کرنے والا ہے = جو خبر عبدالرحمان خان کے مارے جانیکی بابت مشہور ہوئی تھی وہ غلط نکلی = افغانستان کے باشندے کہتے ہیں کہ اگر دس برس تک ہمارے ملک میں جنگ رہے تب بھی ہمکو تکلیف نہیں پہونچ سکتی ہے = ایوبخان نے ہاشم خان کو لکھا ہے کہ موسم بہار تک تم بلخ پر قابض رہو پھر میں بھی آتا ہوں = یعقوبخان کی والدہ کے پاس جسقدر مال ہے وہ کہتی ہے کہ اپنے فرزند کی رہائی کیواسطے خرچ کر ڈالونگی = کابل میں جو بلوہ ایام گذشتہ میں ہوا تھا وہ یعقوبخان کی والدہ کی تحریک سے ہوا تھا = کوہستانی سردار تو عبدالرحمان خان کو چاہتے ہیں اور باقی تمام سردار اُسکے مخالف ہیں = محمد جان ظاہر میں تو امیر کا دوست ہے مگر در پردہ اُسکا جانی دشمن ہے = اخبارات میں تحقیق کے ساتھ لکھا ہے کہ کابل میں روسی سفیر معہ چند آدمیوں کے موجود ہے = یونان روس سے لڑنیکے واسطے خم ٹھوک رہا ہے = روم کی حالت پہلے تو ابتر تھی ہی مگر اب یونان کو مقابلہ میں دیکھ کر اور بھی پھسلا جاتا ہے = قوم خورد کے فسادی روم میں چلے گئے ہیں اُسپر شاہ ایران کہتا ہے کہ اے سلطان روم خبردار ہو جا میں بھی تیرا دشمن ہوں = مصر کا پہلا خدیو بھی سلطان روم کا جانی دشمن بن بیٹھا ہے = جنوبی افریقہ میں انگریزی فوج تکلیف میں ہو رہی ہے = پشاور میں واردات قتل بکثرت وقوع میں آرہی ہیں = مفسدان سنتھال کا سرغنہ انگریزوں نے گرفتار کر لیا ہے = شاہان برہما اور سیام میں نااتفاقی ہوگئی ہے = خبر آئی ہے کہ ایوبخان انگریزوں سے صلح کرنی چاہتا ہے - ہمکو اعتبار نہیں = مارواڑ کی سرحد پر دن کو آدمی لوٹے اور مارے جاتے ہیں = ٹرکی اور یونان کے اخبارات آپس میں خوب جنگ زرگری کر رہے ہیں = خبر ہے کہ شاہزادہ پرتگال ہندوستان کی سیر کیواسطے آنے والا ہے = ترکمانوں نے جنگ حال میں روسیوں کا منہ پھیر پھیر دیا = کرنیل راولپنڈی میں جنگ کا باقی ماندہ مال و اسباب کوڑیوں کے مول نیلام ہو رہا ہے = لنڈی کوتل سے اُسطرف کا راستہ پھر خوفناک حالت میں ہو رہا ہے = ضلع سہارنپور میں دو واردات رہزنی کی وقوع میں آئی ہیں = سمندر کی تھاہ دریافت کرنیکے لئے ایک انگریزی انجنیر نے ایک کل ایجاد کی ہے = چین والے روس سے کہتے ہیں کہ کلجا ہمکو دیا جاوے تو بہتر ورنہ ہم دوسرے طور سے لینگے

نور افشاں

—— علاقہ سنتھال میں کچھہ عرصہ سے لوگونکے درمیان غدر کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں - اور سبب اسکا یہہ ہے کہ وہاں جب مردم شماری ہونے لگی تو مردم شماری کا خاص مطلب نہ سمجھکر دل میں ٹھانا کہ شاید اس سے ہمارا نقصان ہوگا چنانچہ اس اندیشہ سے کہ سنتھال میں غدر برپا ہو کسیقدر فوج وہاں روانہ کی گئی - اور مردم شماری کی کارروائی ہونے لگی - اس سے بہتہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مردم شماری کے فواید عام طور سے مشتہر کئے جاویں پیشتر اس سے کہ اسکی کارروائی شروع ہو تو اچھا ہوتا +

—— اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۹ فروری ۸۱ء میں درج ہے کہ درہ خیبر کی حفاظت کے لئے خیبری اقوام کے سرداروں سے تجویز کی گئی ہے اور وہ تجویز یہہ ہے کہ قوموں کے ملک سوائے امداد انگریزی کے خود ذمہ وار تصور کئے جاوینگے - ملک وغیرہ پشاور سے رخصت ہوکر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں - دیکھا چاہئے کہ یہہ لوگ اپنے وعدہ پر ثابت قدم رہنا سیکھ گئے ہیں یا نہیں +

—— پاینیر لکھتا ہے کہ ہم یقین کرتے ہیں کہ قندھار کے چھوڑ دینے کی بابت ہندوستان میں احکام آگئے ہیں افسران جنگی اب سپاہ مقیمہ قندھار کے واپس لانے اور چوکیوں کی فوج کے پیچھے ہٹلانے کا بندوبست کر رہے ہیں +

جنرل ولکنسن صاحب کا سیوند میں جانا اسبات کے لئے بہت سودمند ہوگا کہ کافی غلہ اور سامان رسد قندھار میں آجاوے اور یہاں سے تمام چوکیات پر جو درہ خوجک کے مغرب میں واقع ہیں بآسانی تمام اور کافی طور پر دانہ گھاس پہونچ سکے تاکہ فوج کو واپسی کیوقت مایحتاج ڈھونڈھنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے +

ہماری فوج کے سیوند میں داخل ہوتے ہی علاقجات گرشک میں امن وامان کی صورت پیدا ہوگئی ہے ہاشم خان بعینہ اسی حکمت عملی پر چل رہا ہے جو اسنے کابل سے فرار کرنے کیوقت اختیار کی تھی اور یہی کہتا ہے کہ مجھے انگریزوں سے کوئی دشمنی وعناد نہیں میں کبھی فوج انگریزی کے مقابلہ میں نہیں آیا اور نہ آئندہ مقابلہ کا ارادہ رکھتا ہوں غالب ہے کہ وہ اس فروتنی سے اپنا ساڑھے تین لاکھ روپیہ واپس لینا چاہتا ہے جو فرار کے وقت ہمارے پاس کابل میں چھوڑ گیا تھا اگر یہہ روپیہ اسکو وصول ہو جائے تو قندھار کی گورنری نہایت آسانی سے اسکو حاصل ہوسکتی ہے افواہ ہے کہ شاید ایوبخان ہماری طاعت قبول کرے کیونکہ نہ اسکے پاس فوج ہے اور نہ روپیہ ہے اور جو تھوڑے سے آدمی اسکے پاس فی الحال ہیں انکی یہہ حالت ہے کہ نہ انکے پاس ہتھیار ہیں اور نہ کھانے پینے کا سامان جنگی آلات بنانے کی اسنے کوشش کی تھی مگر اسمیں وہ ناکام رہا - اب اسکے پاس صرف بارہ یا پندرہ سو آدمی ہیں - فارس والوں سے اسنے قرضہ مانگا تھا وہ خود قرضہ لینے کے محتاج ہیں وہ کیا دیتے ہیں گمان غالب ہے کہ ہرات اور قندھار کی حکومت کی نسبت ایوبخان اور ہاشم خان سے کچھہ انتظام کیا جاویگا +

—— اب پھر اس امر کی تحریک ہوئی ہے کہ کابل میں انگریزی سفیر رہنا چاہئے یا نہیں اور اگر رکھنا ضرور ہو تو وہ انگریز ہو یا ہندوستانی +

مسٹر روڈ نے اس معاملہ کے متعلق دو ایک تحریریں تار کے ذریعہ شایع کی ہیں اور انسے معلوم ہوتا ہے کہ شاید کابل میں کسی سفیر کا جو دیسی ہو رکھنا ضروریات سے متصور ہے جہانتک خیال کیا جاتا ہے کابل کے معاملات اب گورنمنٹ نے پس انداز کئے اور خوب سوچا کہ اسکے ساتھ آئندہ کسی قسم کا تعلق سوائے دوستانہ اتحاد کے رکھنا پسند نہ کیا سفیر کا تقرر اب اسکو اپنی اصلی حالتمیں لایا چاہتا ہے میجر کیوگنری کی سفارت ابھی فراموش نہیں ہوئی +

امیر عبدالرحمان خان کی حکومت کی نسبت جو خیالات ہیں وہ ایسے ہیں کہ جنسے اسکو وہاں استحکام معلوم نہیں ہوتا اور ہمارے ایک نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ شاید وہ ہندوستانمیں آکر گورنمنٹ انگریزی کی طرز حکومت کو دیکھیگا - اسکے دربار کے سردار اسکے موافق نہیں ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسیطرح اسکو زک دیں عبدالرحمان کے تخت نشینی کو ابھی کچھہ دن ہی ہوئے تھے کہ کابل میں فساد ہوا اور اسکو اپنی جان کی حفاظت کیواسطے کئی دن تک مفقود رہنا پڑا جب کابل میں امیر عبدالرحمان کی ذاتی حفاظت کا یہہ حال ہے تو بھلا سفیر کے بچاؤ کا کیونکر ذمہ وار ہوگا البتہ یہہ امر غور طلب ہے کہ کابل کی صحیح خبروں کے حاصل کرنیکا کیا تدارک کرنا چاہئے بعض خفیہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ کابل اور اسکے نواح میں صرف انہیں لوگوں کو تکلیف دیجاتی ہے جو برٹش سے تعلق رکھتے ہیں اور اگر سفیر کا تقرر محض صحیح حالات کے دریافت کی غرض سے عملمیں لایا جاتا ہے تو ہم نہیں جانتے کہ اسکا کیا نتیجہ ہوگا افغانستان کے معاملات پر اسقدر زور دینے سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہی ہے کہ اس ملک کو اپنی جہالت میں ڈوب جانیکیواسطے چھوڑ دیا جائے اور جو مقامات عمدہ نظر آویں وہاں اپنا تسلط کرکے تماشا دیکھا کریں اپنی سرحد کو اپنی





بقیہ کیمیا کا بیان

دوسری گفتگو

ہاں ایسا سننے میں آیا ہی کہ اِس مُلک کے لوگوں کو گرمی کے دنوں میں برف کے ملنے کی بڑی خوشی حاصل ہوئی +

برف کی ایک اور عجیب خاصیت ہی کہ اگر اُسمیں گوشت یا میوہ یا مچھلی رہے تو نہ سڑے اور اُن کے جو برف کا جہاز آویگا تو یقین ہی کہ میوجات اور مچھلیاں اور پرند جو اُس مُلک میں پیدا ہوتے ہیں آوینگے ۔ چنانچہ روس اور شمال کے مُلکوں میں یہہ معلوم ہی کہ گرمی کے موسم میں حیوانات ماکل لحم کو خوب کھلا کھلا کر موٹا کرتے ہیں اور جاڑا پڑتے ہی اُنہیں ذبح کر کے برف میں رکھتے ہیں اور اُسی کو برف کے موسم بھر کھاتے ہیں اِسیطرح رہنے سے گوشت مدت تک سڑنے سے محفوظ رہتا ہی ۔ چنانچہ ایک جہازی کپتان دریائے شمال میں جہاز لئے جاتا تھا اچانک ایک برف کے بڑے تودے میں ایک بڑا سا جانور اُسمے دبا ہوا نظر آیا بعد تھوڑے دنوں کے برف پگھل گئی اور وہ جانور جو اُس میں دبا ہوا تھا تازہ نکلا اور وہاں کے درندوں کے کھانے میں آیا +

وہ کونسا جانور تھا +

اُسکو زبان انگریزی میں ماموتھ کہتے ہیں لیکن اِس قسم کا جانور سیکڑوں برس سے روئے زمین پر پیدا نہیں ہوتا تو اِس سے یقین ہوتا ہی کہ وہ اُسمیں مدت مدید سے دبا ہوا تھا +

واضح ہو کہ ہر چیز کی ماہیت اور خاصیت کے جاننے سے بہت فایدہ ہوتا ہی +

اب یاد کیا چاہئے کہ زبان انگریزی میں جس چیز کو قوت اخذہ حرارت کی زیادہ ہو اُسے کنڈکٹر کہتے ہیں اور جو دیر میں گرمی قبول کرے اُسے ننکنڈکٹر کہتے ہیں پرندوں کے پر کنڈکٹر ہیں یا ننکنڈکٹر +

ننکنڈکٹر ہیں خصوصاً مرغابی کے پر +

یہہ ضرور ہی کیونکہ پانی ٹھنڈا ہی +

فی الحقیقت اگرچہ روئے آب ہوا سے زیادہ سرد نہیں لیکن بہ نسبت ہوا کے زیادہ بڑا کنڈکٹر ہی پر اگر پر ننکنڈکٹر نہ ہوتے تو جانوروں کے بدن کی گرمی پانی میں دوڑ جاتی +

یہہ تو تعجب کی بات ہی کہ لکڑی اور اون جسمیں مسامات بہت ہیں ننکنڈکٹر ہوں اور سنگ مرمر جو ٹھوس ہی جسکے مسامات غیر محسوس ہیں کنڈکٹر ہو +

اِسکا یہہ سبب ہی کہ اُون اور لکڑی کے مسامات ہوا سے بھرے ہوئے ہیں اور ہوا خود ننکنڈکٹر ہی +

ہاں ہوا اگر خود کنڈکٹر ہوتی تو آدمیوں کے بدن کی گرمی بالکل کھینچ لیتی +

ہوا کی ایسی خاصیت سے آدمی اقلیم میں جیتے ہیں اور جو یہہ بات نہ ہوتی تو گرم مُلکوں میں آدمی گرمی سے مرجاتے اور سرد مُلکوں میں بدنونکی حرارت ہوا کھینچ لیتی اور وے ہلاک ہوتے ۔ حالانکہ لوگ چاہے گرم مُلک میں جائیں چاہے سرد مُلک میں اُنکے بدنوں کی حرارت میں کچھ فرق نہیں ہوتا +

تیسری گفتگو

ہوا کا حال تو آپنے بیان فرمایا اب یہہ فرمائیے کہ گرمی کا اثر پانی پر کسطرح ہوتا ہی +

پانی کی دیگ اگر آگ پر رکھی جاوے تو آگ کی گرمی کھینچتے کھینچتے جب دو سو بارہ درجے تک تھرمامیٹر کے گرمی پہونچتی تب پانی کھولنے لگتا ہی اور اِس سے زیادہ گرم معلوم ہوتا +

۲۱۲

بعد دو سے بارہ درجے کی گرمی تک پہونچنے کے پھر جو گرمی پاوے تو وہ گرمی کیا ہوتی ہی +

بخار جو پانی سے اُٹھتا ہی یہہ گرمی اُسمیں جاتی ہی +

پانی کسطرح جوش کھاتا ہی +

جو پانی کہ آنچ کے پاس ہی وہ پہلے گرم ہوتا ہی اور اِس لئے پھولتا ہی کہ ہلکا ہوتا ہی اور اوپر چڑھتا ہی اور اوپر کا پانی سنگینی کے سبب نیچے بیٹھ جاتا ہی اور اِسی طرح کے جانے آنے سے سب پانی گرم ہو جاتا ہی +

بھلا یہہ بلبلے جو اُس میں اُٹھتے ہیں سو کیا ہیں +

پہلے بلبلے جو اوپر آتے ہیں ہوا سے بھرے ہیں کیونکہ پانی میں تھوڑی ہوا رہتی ہی اور بعد اُسکے بھاپ سے بھرے آتے ہیں +

بھاپ کیا چیز ہی +

بھاپ ایسی چیز ہی جو دیکھنے میں نہیں آتی اور جسے عوام بھاپ کہتے ہیں وہ بھاپ ہی لیکن بہ سبب ہوا کے سرد لگنے کے گرمی جاتی رہی اور پانی سی ہو کر شکل کو ہاسے کی نکلی جو دھواں سا دکھائی دینے لگا لیکن بھاپ فی الحقیقت گرم مخصوص ہی +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ یروشلم کی بربادی

پس شہر میں لڑائی کی بڑی تیاری ہوئی شہر کے اندر رومی لوگوں کا ایک پہرہ تھا اور جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہم سے بغاوت روکی نہ جائیگی بلکہ باغیوں سے اپنی جان کو بھی بچا نہ سکینگے تو اُنہوں نے کہا کہ صرف ہماری جانوں کو بچاؤ تو ہم شہر کو تمہارے سپرد کردیں باغیوں نے ایسا وعدہ تو کیا جب سپاہیوں نے اُنکے ہاتھ میں ہتھیار سپرد کئے تو جھٹ اُنپر حملہ کیا اور وہ سب کے سب ہلاک کئے گئے - اِس بے ایمانی کے سبب سے رومی لوگ بہت غصہ میں آئے اور اسی وجہ سے سخت انتقام لیا یعنی یہود جو شہر میں رہتے تھے سو بہت ستائے گئے اور بیشمار اُن میں سے مارے بھی گئے اور جبکہ اُن کی بغاوت کی خبر شہر روم میں پہونچی تو اُنہوں نے پھر اُسے قبضہ میں لانے کے لئے فوج روانہ کی +

اُن ہولناک آفتوں کا بیان جو کہ رومی فوج کے آنے کے بعد شہر میں واقع ہوئیں ہم مفصل نہیں کر سکتے ہیں کہ کتنے گانوں نیست و نابود ہو گئے اور کتنے کھیت اور باغات خراب کر دئے گئے اور کتنے لوگوں کی بربادی ہوئی - یہہ بات تو سمجھ سے باہر ہے لیکن اُسوقت کا خیال کرو جبکہ شہر رومی فوج کے آنے کی انتظاری میں تھا جبکہ سنہ ۶۹ء میں قیصر روم وس پاضیان کا بیٹا طیطس نامی فوج لیکر چلا اور بیچارہ شہر اپنی جلدبازیوں سے باز نہ آیا کیونکہ اُن دنوں میں یہود تین گروہوں میں منقسم تھے اور یہہ گروہ آپسمیں بڑی لڑائیاں لڑ رہے تھے بلکہ ہیکل میں بھی ان دنوں میں جھگڑے ہو رہے تھے شہر کے امیر و رئیس بھی سڑکوں میں مارے اور لوٹے جاتے تھے بلکہ کئی ایک بھی جو ہیکل میں نذر گذراننے کے لئے آئے سو اپنی قربانی اوپر مقتول ہوئے اور بھیانک شہر کی بربادی ہوئی کہ بہت سے لوگ رومی قوم کے آنے کی دعا کر رہے تھے +

اتنے میں شہر کی آخری آفت اور اُسکی ہولناک ہلاکت کا شور ہونے لگا - شہر تو تین مضبوط دیواروں سے گھرا ہوا تھا - اور اس سے پہلے کہ اُسپر قابض ہو ضرور ہو کہ رومی فوج شہر کے چاروں طرف اُسکا سخت محاصرہ کرے - کئی مہینے تک یہہ لڑائی بڑی سختی سے ہوتی رہی کیونکہ رومیوں کے آنے سے یہودیوں کی گروہ آپس میں ملنے لگی تاکہ سب ملکر رومیوں کا مقابلہ کریں تب وہ بڑی دلیری اور صبر سے اپنے شہر مقدس کی حفاظت کے لئے جنگ کرنے لگے - معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالکل اپنی جانوں کا خیال نہ کرتے تھے - اگر کسی طرح سے ایسا ہو سکتا کہ رومیوں کو دور کر دیں اور رات دن دونوں فوجیں مسلح رہتی تھیں اور اکثر یہودی لوگ بڑی دلیری سے باہر دوڑ کے یونانیوں پر حملہ کرتے اور اُنکے جنگی قلعوں اور ہتھیاروں کو جلا دیتے تھے لیکن رومیوں کی فوج زیادہ زبردست تھی اور بعد کئی مہینے کے باہر والی اور دوسری دیوار دونوں اُنکے قبضہ میں آئیں تب طیطس نے اپنے حملہ کو روک رکھا اس مطلب سے کہ شاید یہود اب عاجز ہو کے لڑائی موقوف کریں اُس سے پہلے کہ میں پچھلی دیوار اور ہیکل کے گھیر پر حملہ کروں کیونکہ شہر کے اندر اُسوقت سب باشندے نہایت تکلیف اُٹھاتے تھے بلکہ ہر روز سیکڑوں آدمی بھوکھ کے مارے مرجاتے تھے - لیکن تاہم وہ کہتے تھے کہ ہمارا مرجانا رومیوں کے ہاتھ میں پڑنے سے بہتر ہے وہ رات دن شہر کے پھاٹکوں کی خوب حفاظت کرتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی طرح سے کوئی اندر سے بھاگ کر بچے اور اگر کوئی رومی خیمہ گاہ میں بھاگ جاتا تھا تو ہاتھ میں جان لیکے بھاگتا تھا لیکن شہر کی ایسی بُری حالت ہو گئی کہ بعض لوگ بھاگنے سے کسی طرح سے روکے نہ جاتے تھے کیونکہ کوئی تو دکھ سے اور کوئی بیماری سے مرتا تھا اور اُنکے سوا سپاہیوں کے جھنڈ رات بھر شہر میں پھرا کرتے تھے اور جنکو چاہتے تھے اُنکو لوٹتے اور جنکو چاہتے اُنکو قتل کرتے تھے اور نہ صرف یہی بلکہ بیماروں اور دشمنوں کے تیروں سے مرجاتے اُنکی لاشیں بھی سڑکوں میں پڑی ہوئی سڑ رہی تھیں - آخرکار باشندوں کے ڈرانے کے لئے طیطس نے حکم دیا کہ کسیکو جو شہر سے آتا ہو قبول نہ کرو چنانچہ اُسکے سپاہی بھاگنے والوں کو کوڑے مارتے اور سولی پر چڑھاتے تھے - جب اس سے بھی کچھ نہ بن پڑا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ پھر شہر پر حملہ کرو آخر کئی روز کے بعد تیسری دیوار بھی لیلیگئی اور لڑائی ہیکل کی درگاہوں میں ہونے لگی اور خانقاہوں میں آگ لگائی گئی جب طیطس نے دیکھا کہ یہہ بھسم ہو رہے ہیں تو اُس نے ہیکل کے بچانے کی بڑی کوشش کی اور اپنے سپاہیوں کو تاکیدی حکم دیا کہ اُسکا نقصان نہ کرو - لیکن خدا کی مرضی تو کچھ اور ہی تھی چنانچہ اگست کی دسویں تاریخ سن ستر عیسوی میں بڑا غل مچا کہ ہیکل میں آگ لگ گئی طیطس نے اپنی فوج کو فوراً حکم دیا کہ آگ کو بجھاؤ لیکن اُسوقت



لڑائی اتنی سخت تھی کہ کوئی اُسکی نہ سُنتا تھا +

باقی آئندہ

عورتوں کے حقوق اور اُنکی حق تلفیاں

ہرچند انسانی خلقت کی علت غائی میں ازروئے مذہب وملت کچھ اختلاف ہو یا نہو لیکن سلسلۂ نظام عالم کی عجیب ترتیب اور دنیا کی بناوٹ اور انسانی فطرت پر غور وفکر کرنے سے یہہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے نور فطرت سے کام لے یعنے عقل کو کام میں لائے اُس سے خدا کو پہچانے۔ اپنی حقیقت کو سمجھے۔ اپنی آدمیت سے کچھ فایدہ اُٹھائے اپنی بُرائی بھلائی میں تمیز کرے۔ اپنی دنیا اور آخرت سے خبردار ہو۔ خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو بامحل صرف کرے صانع کی عجایبات قدرت کا تماشا دیکھے۔ اُسکی صنایع وبدایع پر غور وفکر کرے اور جو صنعت اُن چیزوں کے پیدا کرنے اور اُن کے باہمی تعلقات کے ترتیب دینے اور نتایج حقہ کے باقاعدہ ترتیب ہونے میں دکھائی دیتی ہے اُسکی ہدایت سے وجود صانع پر یقین لائے اور اپنی طاقتوں کو شگفتہ اور تر وتازہ رکھے۔ خود پھولے پھلے اور دنیا سے پھل پاوے۔ مضر چیزوں سے بچے اور مفید نعمتیں کھائے۔ فایدہ مندرجہ چیزوں سے مستفیض ہو اور عیش کرے اور مباح چیزوں کا لطف اُٹھائے۔ دنیا کی اُس سے آراستگی اور آرایش ہو۔ اور وہ دنیا کی عمدہ چیزوں کے مزے لوٹے خود خوش رہے اور خلق اللہ کی خیر منائے +

جب خدا نے یہہ عیش وآرام روحانی اور جسمانی حاصل کرنیکے لئے پیدا کیا ہے اور اُنکے لئے ہر قسم کی ہیا عمدہ نعمتیں مہیا کیں ہیں تو پھر خدا کا یہہ منشا کبھی نہیں ہو سکتا کہ انسان اپنے لوازم انسانیت سے تنزل اختیار کرے + اس تمہید کے تسلیم کرنے پر یہہ امر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ عورتیں جو از قسم انسان ہیں ذات وصفات کے لحاظ سے بھی مردوں کے مساوی ہیں۔ مرد اگر قدر وقیمت میں بمنزلہ ایک روپیہ کے ہیں تو عورتیں بمنزلہ سولہ آنہ کے۔ مرد اگر انسانیت کا دہنا ہاتھ ہیں تو عورتیں بایاں ہاتھ۔ غرض کہ جس عام مطلب کے لئے خدا نے مردونکو پیدا کیا ہے اُسی مطلب کے لئے عورتوں کو۔ جب عورتونکے انسان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے تو غالباً اُنکے پیدا کرنے میں بھی خدا کا وہی مقصود ہے جو تمہید میں بیان ہوا۔ پس جو حقوق واختیار عموماً قدرۃً مردوں کو حاصل ہیں اُنہی کی مستحق عورتیں بھی ہیں +

پھر کیا وجہ ہے کہ ہم سرے سے عورتوں کی حقوق کی حق تلفیاں کرتے ہیں یعنے اُنکو دولت علم سے ہی محروم رکھتے ہیں۔ کیا ہم خدا کی مشیت کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اُسکے غیر متبدل اور مستحکم قانون کے توڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا کا تو یہہ منشا نہیں کہ کوئی انسان اپنے قدرتی حقوق کے دلا پانے سے محروم ہے یا کوئی انسان اپنے لوازم انسانی سے تنزل اختیار کرے لیکن ہم نصف انسانوں کو قصداً انسانیت سے خارج کرنا چاہتے ہیں کیا خدا نے عورتوں کو اسواسطے پیدا کیا تھا کہ وہ علم کی دولت سے محروم رکھی جائیں اور دین ودنیا کی برائی بھلائی سے بیخبر رہیں۔ کیا خدا نے اُنکو اسغرض سے بنایا تھا کہ وہ ماں باپ کے گھر کتے بلی کی طرح پرورش پائیں اور خاوندوں کے ہاں چاکر لونڈیوں کی طرح اپنی عمر کے دن پورے کریں جیسی بیخبر اور انجان دنیا میں آئی تھیں ویسی بیخبر اور انجان دنیا سے چلی جائیں۔ نہ خدا کو پہچانیں نہ اپنی حقیقت کو جانیں۔ نہ دنیا کی ہوں نہ دین کی۔ وہ زبان حال سے اس شعر کے مضمون کو اپنی خستہ حالی کا آئینہ بنائیں +

نہ دنیا دیدم ونے سوئے عقبے چشم واکردم
غباری پیش پایم بود ندر پشت پا کردم

کیا خدا نے اُنکو ایسی ذلیل اور خراب اور درد انگیز اور دردناک حالت میں زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا کیا تھا۔ نہیں۔ کبھی نہیں۔ بلکہ خدا نے تو اُنکو اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ بھی مردوں کی طرح اپنے نور فطرت کو کام میں لائیں۔ اپنی عقل سے کچھ کام لیں۔ اپنی حقیقت کو جانیں۔ اپنی آدمیت سے کچھ فایدہ اُٹھائیں اپنی بُرائی بھلائی کو سمجھیں اپنی دنیا اور آخرت سے خبردار ہوں۔ اولاد کو تربیت کریں۔ خاوندونکا دل ہاتھ میں لیں۔ بگڑے ہوئے گھروں کو سنواریں۔ جس گھر میں بیاہی جائیں وہاں ماں باپ کا نام روشن کریں۔ ساس کی آنکھ میں اولاد سے زیادہ عزیز ہوں خاوند گھر کا میاں ہو تو وہ گھر کی بیوی ہوں۔ گھر کی چار دیواری میں علم کی دوربین اُنکی آنکھ پر لگی ہو۔ کتاب اُنکی ہمجولی ہو تو کاغذ قلم دوات اُنکی سہیلیاں ہوں مگر افسوس خدا تو اُنکو ان سب باتوں کے لئے پیدا کرے اور یہہ تمام حقوق اُنکی قسمت میں لکھے مگر ہم اُنکو ایسی خراب حالت میں ڈالیں جسکے مفہوم سے کلیجہ منہہ کو آتا ہے +

پھر اس افسوس پر یہہ افسوس ہے کہ اُنہوں نے اس خستہ حالی میں بھی دنیا کے سارے حق ادا کئے اور

دنیا نے انکا کوئی حق ادا نہ کیا۔ جب تک ماں باپ کے گھر کنواری تھیں تو جو کچھ اُنہیں کھلا دیا سو کھا لیا جو کچھ دیا سو پہن لیا۔ جہاں بیٹھنے کو کہا وہاں بیٹھ گئیں جہاں سونے کو کہا وہاں سو رہیں۔ آٹا گوندھنا۔ روٹی پکانا مصالح پیسنا۔ ہانڈی چڑہانی۔ چرخہ کاتنا۔ روئی تومنی۔ بھائی بہن کو رکھنا۔ ماں باپ کی تمام خدمتیں کرنا۔ غرض کسی بات سے جی نہ چرایا۔ کسی کام سے ناک نہ چڑھائی۔ طرح طرح کی تکلیفیں گوارا کیں۔ قسما قسم کی مصیبتیں برداشت کیں۔ جوان بھاوج کے لعن طعن سے۔ اُنکی اولاد کی پرورش کی۔ ماں باپ کی یہانتک اطاعت کی کہ جس لایق و نالایق کے لڑ اُنہوں نے لگا دیا وہاں چلی گئیں پھر جب بیاہی گئیں اور سسرال میں پہونچیں تو وہاں اور ہی سماں پیش آئے۔ آج ساس خفا ہے تو کل نند بیزار ہیں۔ دیورانی کبھی سیدھے مُنہہ سے بولتی ہی نہیں۔ جیٹھانی بات بات پر اُلجھتی ہے۔ خاوند کا مزاج کسی طرح لیا ہی نہیں جاتا۔ بچے الگ جان کو کھائے جاتے ہیں۔ کسیکی آنکھیں دُکھی ہیں کسیکو پسلی کا خلل ہے کسیکو کھانسی ہو رہی ہے۔ ایک کندھے سے لگ رہا ہے۔ دوسرا گود میں۔ تیسرا کمر سے لپٹ رہا ہے۔ غرض ایسی ایسی ہزاروں مصیبتیں اُٹھائیں پر کبھی مُنہہ سے اُف نہ کی۔ اور اسیطرح زندگی کے دن جوں توں کرکے کاٹ دئے۔ غرض اُنہوں نے تو دنیا کے سارے حق ادا کر دئے پر دنیا نے اُنکے ساتھ یہہ سلوک کیا کہ جسدن پیدا ہوئیں سارا کنبہ یا تو بیٹے کی اُمید پر خوشیاں منا رہا تھا یا بیٹی کا نام سُنتے ہی ایک ایک کے مُنہہ پر اوداسی چھا گئی۔ ماں باپ ہیں تو اوداس ہیں۔ بھائی بہن ہیں تو اوداس ہیں۔ خالہ۔ پھوپھی۔ نانی۔ دادی۔ اپنا بیگانہ۔ آیا۔ گیا۔ جو سنتا ہے ٹھنڈے سانس بھر کر رہ جاتا ہے۔ ہونیتو ظاہر میں کوئی خوشی کی صورت بنائے تو کچھ کہی نہیں جاتی پر خوشی کا نام وہاں سو سو کوس نہیں ہوتا۔ پھر جب برس ڈیڑھ برس کی ہوئیں اور اپنی بھولی بھولی صورت اور پیاری پیاری باتوں سے ایک ایک کا جی بہلانے لگیں تو نانا یا پھوپھی خالہ کی مامتا کچھ جوش میں آئی۔ پر بیٹوں کی برابر اب بھی انکی جان عزیز نہ ہوئی۔ بیٹوں کا نام غصہ میں بھی لیا تو اللہ آمین کہکر لیا اور انکو پیار میں بھی پکارا تو "مری مرنے جوگی غارت گئی" کہکر پکارا۔ پھر جب ہوش سنبھالا اور ہیں قابل ہوئیں کہ ماں باپ کی تربیت سے آدمی بنیں اور دین و دنیا کی بھلائی بُرائی سے خبردار ہوں تو ماں باپ نے اُن سے اپنی خدمت لینی شروع کی اور کوئی سلوک اُن کے ساتھ ایسا نہ کیا جس سے وہ اُنکی احسانمند ہوتیں پکانا ریندھنا انکو اسلئے سکھایا کہ ماما رکھنے کی ضرورت نہو۔ سینا پرونا انکو اسلئے بتایا کہ درزی کو سلائی دینی نہ پڑے۔ غرض چھٹی سے لیکر بسم اللہ تک اور منگنی سے لیکر جتنی شادیاں کیں وہ اپنے نام کے لئے کیں۔ جہیز میں جو کچھ دیا دنیا کے دکھاوے کو دیا۔ ایک پڑھنا لکھنا ایسی چیز تھا جو دنیا اور آخرت میں اُنکے کام آتا۔ سو ماں باپ نے اُسکی ہوا تک نہ لگنے دی اور یہہ سمجھا کہ اول تو انکے پڑھنے لکھنے سے ہمکو کچھ فایدہ نہیں دوسرا یہہ پڑھنے لکھنے میں رہینگی تو گھر کا کام دھندا کون کریگا۔ الغرض وہ حصہ عمر کا جو ماں باپ کی غلامی میں صرف ہوا اُس تبدل حالت میں گزرا جسمیں اپنی زندگی بسر کرنے اور آیندہ زمانہ کی مشکلوں اور مصیبتوں کے کاٹنے کے لئے جو کچھ کرنا تھا اُسمیں کچھ نہ کیا +

پھر جب بیاہی گئیں اور ایک غیر شخص کے پالے پڑیں تو وہاں میکے سے بھی زیادہ دُکھ اُٹھانے پڑے۔ ساری عمر کا کاٹنا درکنار وہاں ایک ایک گھڑی کاٹنی دشوار ہو گئی۔ ساس کو یا تو یہہ چاؤ لگ رہا تھا۔ کہ کب بہو آئے اور کب بیٹے کا گھر آباد ہو۔ یا بہو کے آتے ہی سو غیروں کی ایک غیر ہو گئی۔ نندوں کو یا تو آٹھ آٹھ پہر بھابی کے نام کی تسبیح تھی یا بھابی کی صورت سے بیزار ہو گئیں۔ خاوند کا دل بھی جیسے چاہئے تھا ویسا نہ ملا۔ اوّل تو چودہ پندرہ برس کی جان کو بیاہ کا ایسا چاؤ کیا تھا۔ دوسرے ماں بہنوں کی نگاہ بیوی کی طرف سے پھری ہوئی دیکھی آگے بیوی میں بھی کوئی ایسا جوہر نہ پایا جو سب کو چھوڑ کر اُسی کا ہو رہتا۔ غرض کہ بیگانی بیٹی کی کسی نے خریداری نہ کی۔ اب رہی اولاد۔ سو جس ماں کی حقیقت باپ کے گھر میں یہہ ہوگی اُسکی عظمت اُسکی بزرگی اُسکا ادب اولاد کے دل میں کیا خاک ہوگا اور جس جاہل ماں کا ادب اُسکی اولاد ہی نہ کریگی تو خاوند کی آنکھ میں اُسکی عزت کیا ہوگی۔ پھر اگر میاں بیوی دونوں ایک سے ہی اکو ہیں تو اولاد کی تربیت کا تو خدا حافظ مگر بُری بھلی حالت میں چندے گھر کا دروازہ کھلا رہیگا۔ اور اگر میاں دو چار حرف انگریزی فارسی کے پڑھا ہوا ہے (جیسے کہ آجکل ہمارے ملک کا حال ہے کہ مردوں میں گو بہت کم مگر کچھ نہ کچھ تعلیم کا چرچا ہونے لگا ہے) اور بیوی بالکل کندہ ناتراش تو ایسے میاں بیوی کی مثال تو بالکل اُس زاغ و طوطی کی حکایت کی مانند ہوگی جو کہ بیان شیخ سعدی نے گلستان میں کیا ہے کہ کوے اور طوطے کو ایک پنجرے میں بند کیا گیا تھا کوے کی زشت صورت سے طوطے کو کمال نفرت تھی اور کوے کو طوطے کی اجنبی صورت سے





نہایت وحشت - پھر جس گھر میں ایسے دو میاں بیوی ہونگے اُس گھر کی آبادی کا اللہ ہی بیلی - اور جس ملک میں ایسے آباد گھر پائے جائینگے اُس ملک کی تہذیب و شایستگی اور رونق و ترقی کا کیا کہنا - الحاصل عورتوں کے ان پڑھ رہنے سے اِسی قسم کے ہزارہا نقصانات و تنزل دنیا کی موجودہ حالت پر عاید ہوتے ہیں +

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۲۰ جنوری - ہوس آف کامنس میں کل رات مسٹر فاسٹر کے مسودہ قانون پر جو آیرلینڈ کے عبرت دلانے کی بابت ہے مباحثہ ہوا - مسٹر برایٹ اِس مباحثہ میں شریک ہوئے اور مسودہ قانون کی بہت تعریف ہوئی ہوس نے باتفاق رائے اِس بحث کو ملتوی رکھا +

آج کے اخبار سٹینڈرڈ میں تار برقی ہے اور نہایت معتبر ذریعہ سے سینٹ پیٹرز برگ کی خبر اِس مضمون کی ہے کہ فی الحال روسیوں کا قصد ترکمانوں پر اور فوج کشی کا نہیں ہے مقدمہ لیبل جو ایک شریک متولی حیدرآباد دکھن نے مسٹر نیٹ پر دایر کیا تھا اُسکی تحقیقات خاص جوری کورٹ آف کوئینس بنچ میں ہو رہی ہے مسٹر نیٹ عذر کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں نے جو کچھ لکھا بہت درست لکھا ہے +

ایک سرکاری چٹھی ٹرانسوال سے معلوم ہوا کہ برٹش فوج نے جسمیں اٹھاون پلٹن کے سپاہی گھوڑ سوار میں ٹرانسوال کے باشندوں کے مورچہ لینگ سنگ پر حملہ کیا مگر برٹش فوج کو زک ملی اور سپاہی بہت کام آئے - سر جارج کالی کی فوج تین میل کے فاصلہ پر فوج کاشتکاروں کے مورچوں سے خیمہ زن ہے انتظار ہے کہ اور فوج آجائے تو پھر حملہ کریں +

جنرل لی گرینڈ جیکب نے قضا کی +

قومی قرضہ کا نرخ ۹۸ ۳/۴ ہے +

کلکتہ ۲۴ جنوری - حضور والیسرائے کل کے جلسہ لیجس لیٹف کلکتہ کونسل میں موجود تھے بظاہر بہمہ جہت تندرست ہیں +

گزٹ آف انڈیا میں یہ اشتہار طبع ہوا ہے - سر اسٹوارٹ بیلی نے ۳ - فروری سے رعایتی رخصت لی ہے مسٹر سی اے ایلٹ تا نفاذ حکم ثانی قایم مقام کام کرینگے مسٹر جسٹس برودٹن قایم مقام مسٹر جسٹس ویٹ کلکتہ ہائی کورٹ میں کام کرینگے - مسٹر اے ایچ ہیگرڈ بنگال سول سروس ۲۵ - اکتوبر ۱۸۸۰ء سے مستعفی ہوئے مسٹر ایچ ایچ لول آر اے کہنہ عمارات ہندوستان کے کیوریٹر مقرر ہوئے ہیں میجر مکارٹنی آر اے قایم مقام سیکرٹری ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان صیغہ تعمیرات سرکاری میں بجائے میجر ووڈن کے کام کرینگے - بریوٹ کرنیل ول کا میسری جنرل کو دو سال کی رخصت فرلو ملی +

مندرجہ ذیل اشتہار شایع ہوا - واضح ہو کہ جن لوگوں کو دعوے حقوق جنگ افغانستان کی بابت ہوں اُنکا فیصلہ بہت جلد مطلوب ہے - گورنر جنرل باجلاس کونسل چاہتے ہیں کہ تمام استحقاق بھتہ وغیرہ کا فیصلہ ۲۸ - فروری تک ہو جائے +

کلکتہ ۲۷ جنوری - مہاراجہ سور انو دیب وزیر اعظم نیپال نے آج حضور والیسرائے بہادر سے ضابطہ کی ملاقات کی مہاراجہ صاحب ممدوح عنقریب نیپال کو تشریف لیجاوینگے +

سر رابرٹ سینڈیمن کل چہارشنبہ کو کلکتہ میں ہونگے صاحب ممدوح کا یہاں تشریف لانا اُن انتظامات کے لحاظ سے جو بالفعل قندھار کے خالی کرنے کے واسطے کئے جاتے ہیں نہایت مناسب موقع پر ہوا جنگی حکام اب اُن مقامات کا نام ظاہر کرتے ہیں جہانکہ وہ فوج جو بالفعل قندھار پر قابض ہے بھیجی جاویگی کہ اُس مقام کا قرار واقعی خالی کر دینا ہاشم خان اور ایوب خان کے برتاؤ پر منحصر ہے گورنمنٹ ہند اِسبات کی موید ہے کہ پشین پر قبضہ رکھا جاوے کیونکہ وادی مذکور کے باشندے دو برس سے ہمارے زیر حمایت ہیں اور اگر ہم حسب ضابطہ اِسبات کا اعلان کرینگے کہ وہ اب ہماری حمایت میں نہیں ہیں تو قوم کاکڑ اور قوموں کے لوگ غالباً اُنکو تنگ کرینگے - قلعہ عبداللہ یا خوجک میں کسی فوج کے رکھنے کی ضرورت نہ ہوگی بشرطیکہ ہم تمام قوموں کو اِسبات سے آگاہ کر دیں کہ وادی پشین کے دیہاتیوں کے ساتھ تعرض کرنا گورنمنٹ انگریزی کے برخلاف ایک جرم ہوگا کاکڑوں کو قابو میں رکھنے کیواسطے غالباً فوج کے ایک تیز رو دستہ کی ضرورت ہوگی جو کہ ہیڈ کوارٹر قلعہ سے کسیقدر فاصلہ پر رہیگا اور اُسکے سبب سے قلعہ کی فوج بھی درست حالت میں رہیگی +

لنڈن - ۳۰ - جنوری - سرکاری مراسلت ٹرنسوال سے معلوم ہوا کہ برٹش فوج نے بوئیرز پر لینگ نک کے متصل حملہ کیا مگر بڑے نقصان کے ساتھ پسپا ہوئی سر جی کولی صاحب بوئیروں سے تین میل کے فاصلہ پر خیمہ زن ہیں اور دشمنوں پر حملہ کرنیکے واسطے اور کمک کے منتظر ہیں +

کلکتہ - ۲۹ جنوری ۱۸۸۱ء - مسٹر سی - اے ایلیٹ

صاحب چیف کمشنر آسام کی قایم مقامی کیواسطے جنرل ٹوراٹ بلی صاحب تین ماہ کی رخصت پر جانے میں گزٹ میں مشتہر کئے گئے +

گورنمنٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہی اور اُسمیں سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وانڈس ویلی قندھار ریلوے اور پنجاب ناردرن سٹیٹ ریلوے پر کام کیا ہی مندرجہ ذیل صاحبان کا شکریہ ادا کیا +

کرنل ہنڈلی صاحب کنسلٹنگ انجنیر - میجر ڈوڈمین صاحب ڈپٹی کنسلٹنگ انجنیر - مسٹر بوکی صاحب ایجنٹ سندھ پنجاب و دہلی ریلوے - کپتان سیوی صاحب و کپتان سجوک صاحب ڈیوڈراس صاحب - ٹیونر صاحب سنتھو صاحب مسٹر بوکی جونیر صاحب مسٹر طامسن صاحب مسٹر سٹون صاحب مسٹر کاکس صاحب بینٹ صاحب شوزی صاحب بریرٹن صاحب +

شاہی ریلوے کے ملازموں کو اُس کثرت کار کے سبب جو جنگ افغانستان میں رہے ایک ماہ کی تنخواہ بطور انعام دیجاویگی اور اپنے عہدہ پر مستقل کئے جاینگے +

والسرائے اور لیڈی رپن صاحبہ تبدیل آب و ہوا کے واسطے بارک پور کو تشریف لے گئے ہیں +

الہ آباد ۳۰ - جنوری ۱۸۸۱ء - سنبھل کے آدمی سخت فساد کرنا چاہتے ہیں وہ مجتمع ہوکر مسلح ہو رہے ہیں اور اُنکی حالت کسیقدر خوفناک معلوم ہوتی ہی بہت سے پولیس کے افسروں کو تیار رہنے کا حکم ہی مسٹر منرو صاحب اِس امر کے دیکھنے کو جاتے ہیں کہ حقیقت میں کسیقدر امداد کی ضرورت ہی +

جنگی تیاری ابھی تک شاید حسب ذیل ہوئی ہی + کلکتہ سے دو کمپنیاں روانہ ہوکر ایک ہیسں پور اور دوسری رام پور کو روانہ ہوگی پھر وہ دونوں ڈلک کو جاوینگی ایک دستہ فوج نیٹیو انفنٹری نمبر ۱ سقام دینا پور سے دوہم نیٹیو انفنٹری کا نپور سے پہلے سے روانہ ہو چکیں ہیں - بنگال کیولری نمبر ۱ کے ایک سکارڈرن اور نیٹیو انفنٹری نمبر ۳۵ مقام الہ آباد کو تیار رہنے کیواسطے حکم ملا ہی +

قصبہ انبہٹہ

دو چار مرتبہ اخبارات میں شایع ہو چکا ہی کہ قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور میں انگریزی اسکول کی ضرورت ہی اور صاحب مجسٹریٹ ضلع کی بھی یہہ رائے معلوم ہوئی کہ اگر ساکنان قصبہ مذکور خواہش کریں تو ممکن ہی اب ہمکو معلوم ہوا ہی بلکہ ہمنے اپنی آنکھہ سے ساکنان قصبہ انبہٹہ کی ایک درخواست کو دیکھا ہی جسمیں اُنہوں نے لکھا ہی کہ ہمکو بغیر انگریزی ماسٹر کے ازحد تکلیف ہی سرکار کچھہ بندوبست فرماوے چنانچہ اُنہوں نے یہہ بھی دکھلایا ہی کہ زر چوکیدارہ سے جو ساڑھے نوسو روپیہ بچت ہوکر بعینہٖ والسی جمع ہی اُسمیں سے دو سال کیواسطے انتظام کیا جاوے ہمارے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ضرور وہاں پر انگریزی اسکول بنایا جاوے کیونکہ قصبہ مذکور کی آبادی قریب سات ہزار آدمیوں کے ہی اور صرف ایک ابتدائی مدرسہ وہاں موجود ہی - قصبہ انبہٹہ کے بہت سے طالبعلم طامسن کالج رڑکی سے پاس ہوکر سرکاری ملازمت میں داخل ہیں مگر پہلے انگریزی کے داخلہ کے واسطے ضرورت نہ تھی مگر اب بغیر انگریزی کے داخلہ ناممکن ہی اسلئے ضرور ہی کہ وہاں انگریزی ماسٹر از چوکیدارہ سے مقرر کیا جاوے - ہم صاحب مجسٹریٹ ضلع سہارنپور کے نہایت ہی مشکور ہونگے جب یہہ سنینگے کہ قصبہ انبہٹہ میں انگریزی ماسٹر مقرر ہوگیا ہی +

حافظ عمر دراز صاحب باتوب اور سیر

میں ایکسو صرف رسالہ نبی معصوم کی تردید لکھنے کے لئے مبلغ صہ بطور حق المحنت کے دونگا اس تحریر کو آپ سنداً اپنے پاس رکھیں گر میں ادا نکردوں تو آپ بذریعہ نالش مجھہ سے وصول کریں اور میں آپکو یہہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ آپ بیانجی امیر علی صاحب سے مدد لیکر قران سے رسالہ مذکور کی تردید لکھیں رسالہ آپکے پاس بھیجتا ہوں اور ایک ماہ کی آپکو مہلت دیتا ہوں آپ تردید معقول لکھکر میعاد کے اندر بھیجدیں اور روپیہ لیں + عبداللطیف وقایع نگار ۱ فروری ۱۸۸۱ء

لودیانہ

حضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب وغیرہ کل صبح کو یہاں رونق افروز ہونگے چنانچہ شہر میں صاحب موصوف کی خیر مقدم کے لئے جابجا تیاری ہوگئی ہی اور بازاروں میں رنگ بھی لگایا گیا ہی - اور چند موقع پر دروازہ محراب دار برائے روشنی لگائے گئے ہیں - ۱۱ فروری کی رات کو روشنی کیجاویگی اور پٹہیں آتشبازی بھی چھوڑی جاویگی - صاحب ممدوح کی پیشوائی کے لئے جناب مسٹر کارشیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر تشریف لے گئے ہیں +

جناب مسٹر ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے بباعث علالت طبع تین ماہ کی رخصت حاصل کی ہی اور بجائے صاحب موصوف کے جناب مسٹر الیف بلک صاحب بہادر قایم مقام ڈپٹی



